

Handwritten text, likely a ledger or account book, organized in columns. The text is written in cursive and includes various numbers and symbols, possibly representing currency or measurements. The columns are separated by vertical lines, and there are some horizontal lines indicating sections or totals. The text is written in a dark ink on a light background.



مکتبہ اسلامیہ

کراچی

میں ہوا اور آخر خلافت حسین و اصحابِ حوالی

ان کے چہرے پر تھا اور ان کا بیان تھا کہ بل کے ساتھ گیا تھا

پوشیدہ پر اس سلام سے خود اس کو کہہ دینا ان میں سے

ان پر ہیں سکونت اختیار کر لینے سے مسلمانوں کی حالت

میں ہوا۔ یہ عرض حال بجا سب سرور کائنات علیہ

فضل الصلوٰۃ و السلام اکیلی اختیار است

اسکو

ایں ایم پیہ پر بجا رہنے پر پیش رفت کی گئی جو

صحت کی اجازت سے

میں حالی ہو کر پائی چہرہ پر چہرہ

1. The first step is to identify the problem or question that needs to be addressed. This involves understanding the context and the specific requirements of the task.

2. Next, it is essential to gather relevant information and data. This can be done through research, consultation with experts, or by analyzing existing resources.

3. Once the information is gathered, the next step is to develop a plan or strategy. This plan should outline the steps that need to be taken to solve the problem or answer the question.

4. After the plan is developed, it is time to implement the strategy. This involves carrying out the steps outlined in the plan and monitoring progress along the way.

5. Finally, it is important to evaluate the results of the process. This involves comparing the outcomes to the original goals and objectives, and identifying any areas for improvement.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٢٥٧٤

۶۰۹

بہند اقل

صحت کے ہندوستانی اور ہندوستانی خیموں میں
 آج گوشت و دھن ہیں بے زہم کے خاک ہند
 و نیچے انہوں کی خاطر کی لگانوں سے سوا
 سے باغوں کی فضاؤں سے دل سے جھلا
 فصل گل میں بھیکہ جو بنی ہو
 تیرے سرچوں پہاڑوں کے دیے سے جدا
 عورتیں ہو لیں ستر قدی و شیرازی تمام

رہ چکے تیرے بہشتی دکن ہم بدسیسی میسہار
 ہیں مگر احسان اگلے تیرے سرفاظر نشان
 میسہار قہم بنایا تو نے ہم کو میسنہار
 شعبہ بان دمسر قند و دمشق و صفہار
 تیرے کد کا جلنے جب کڑے کام دزبان
 ہر لہری اور کشتیاں نصیحتی کا سمندر
 اس قدر مالوان نعمت کے گائے تو نے خواہاں

نقشِ اہلبی دل پر ہمارے سب مدارائیں تیری
ہم نہ بھولیں گے کبھی دن تیرے اور راتیں تیری

١٠

قحطی ہماری قوم و ملت پر عداوت مسیحی
 بول چال پر الگ تھی اور زبان تیری الگ
 ہم میں ایسے ہندوستان کو بوجھ نصیبت نہ تھی
 سوچنی ضرورت ہم کو اور طبل و دشا
 شروت دی حکومت دی ریاست دی کیر
 بلکہ اسکی نہ اخذ کیا خاطر دریاں
 پھر اپنے مال کا تو ہر طرح قصا اختیار
 ایک نیچ لیر اپنی اسی دم ٹھکے گدی سے زبا
 پر گلا ہے کہ جو کچھ اپنا ہم لائے تھے ساقہ
 آدمیت کے تھے جو ہر جو ہماری ذات میں

۱۱
 ہم میں اور تجھ میں نہ تھا
 رشتہ و پیوند کوئی
 تھی اور ہمے تو نا آشنا
 تجھ سے ہم تھے اجنبی
 رکھو لیا پر لیا ہم کو کبھی
 تو نے لیکن اپنی اور
 اس ہم کو اور بتا نہ سکا
 تو نے بخشے قصہ و حال
 شکر کس کس مہربانی
 جو دیا تھا تو نے وہ آخر
 جس سے چاہا لے لیا اور
 بھول کر بھی گزر باں پر اسکا
 وہ بھی تو نے ہم سے لیکر
 خاک میں خستہ لے لے
 سب تو نے چلا

یاد ہو گا تجھ کو جیسا اُنے تھے ہم کس شان سے
تجھ کو سو گند اپنے سستا جب کی تباہیاں سے

فروری	۱۳۱۱ھ
مارچ	۱۳۱۱ھ
اپریل	۱۳۱۱ھ
مئی	۱۳۱۱ھ
جون	۱۳۱۱ھ
جولائی	۱۳۱۱ھ
اگست	۱۳۱۱ھ
ستمبر	۱۳۱۱ھ
اکتوبر	۱۳۱۱ھ
نومبر	۱۳۱۱ھ
دسمبر	۱۳۱۱ھ

(۵) ہر ایک کی رائے سن کر
مقامی فضا میں بھی
وفاقی جہالت ہمیں بھی
بھینتی ہو جس دولت وہ شرافت ہم میں بھی
میش و عشرت کی نہ فرصت تھی عادت ہم میں بھی

خبر بکارای در خفا لدی بر کشته خفته هم
عرق غیرت خشی دلیل اینی شرافت کی نه مال
آج خاور و آفتاب تو کل خفا با خست

<p>آؤ کو مشقت سے نمرود کی عمارت اشرافی سے پہنچے تھے جہاں بانی ملک جو نشان قبائلی کی گہری سبب ہمیں تھے گھر مایہ لالہ لالہ لالہ لالہ آؤ کو مشقت سے نمرود کی عمارت</p>	<p>جو بڑی تھی مشقت کی بدولت ہم میں تھی اسلئے باقی شترانوں کی خصلت ہم میں تھی حبیب زنی ہم میں تھا تو ہی سودن ہم میں تھی شیرلی ہماں نوازی و ضیافت ہم میں تھی احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم میں تھی</p>
---	---

چھین لی سب ہم سے یہاں شانِ عربانِ عجم
 تو نے لے غارت گرا قوام و اکال الامم

بند چہارم

<p>ہر عرب کو جسے ننگا در پہی عجم کو جن سے عار جنگی تھی محکوم نسلِ رستم و اسفندیار جنگی جو لڑ گاہ تھی تانار سے تازہ خیمہ بار جنگی و درویش ہیں اقصا تیرے پشت اور کوسا آؤ تھی پھرتی تھی زبانے میں ہی مشتبہ عیار تھی ہی سیرت ہماری تھا ہی اپنا شعار آؤ تھی نسبت اور قرابت سے ہماری آنکھ و عار آؤ تھی تو نے ڈھلادی کھو دیا تو نے وقار جو شکار آؤ تھی تھے آؤ تھی ہو گئے یواش و شکار آؤ تھی تھے بچاں جبکہ اپنا چھوڑ کر ماکسٹ دیا</p>	<p>آؤ تھے لے ہند بھال لپہ ہی ہم در و نزار ہم آؤ تھے اسلاف کے معلوم ہوتے ہیں خضبا ہم آؤ تھے باپوں کے بیٹے جھگڑاتے ہیں نظر ہم آؤ تھے لے آؤ تھے در و نزار ہزاروں گھوڑا ہم آؤ تھے خاکسار لپہ ہی تھے انہ خاکسار ہند ہم آؤ تھے کلہاڑی تھی تھی زنگار و روپا ہم آؤ تھے بیکس کا پے دندہ ہو کر اب ہمیں ہم آؤ تھے تو نے بدل کر یہ سچ کر دین و قریں ہم آؤ تھے شہر کو تو نے گوسفند بنادیا خاکسار ہند ہم آؤ تھے یہ سب بھی سچ کر دین و قریں</p>
--	---

تھا بقیہ ہم کو کہ شامستہ رفتہ رفتہ آئیگی
 ہو کو تو لے خاکسار ہند آخر یہ ہم نہیں کھا جائیگی

<p>جو دارا توں کا بھیجے تھے تری انجسام ہم بے وفا سنتے تھے سچ لے ہند تیرا نام ہم سنتے ہیں دیوار و در سے تیرے یہ پیغام ہم کیا زمانہ میں ہمیشہ تھے یوہ نہیں بڑا اٹھتے ہیں کرنے کو جب بہمن کا کوڑا کیا عرب سے لیکے نکلے تھے یہی اس پس چکے لے آئیے گردش آیا تجھ کو لے ہندوستان کس منہ سے وہیں لازم ہم کاش پھر جاتے یو نہیں دے ترے ناکام ہم اگے جیسا پاتے نہ ذوقِ رات و آرام ہم</p>	<p>نہیں تھے ہیں ابھی انکھوں سے صبح و شام ہم توڑ ڈلے جلد تو نے عہدِ ادرمیاں سب دیر تک تھا ہر جہاں نہیں رہتا عزیز جو جب دنیا میں میں وہ ہم پہ پھنپ جاتے سب سب کو ہو جاتا ہر ناکامی کا پہلے ہی یقین تو نے دیکھا تھا کبھی اسلامین کا حال یہ بس زیادہ پیسے سے اپنے کیا حاصل تھے شکوہ قسمت کا ہر جو جیسا کھینچ لائی پیر پھر گئی ہر حد تیری فوج یوں جس طرح رہتے قانع اپنی محنت اور ضروری کاش</p>
--	--

دشمن اپنا ہو گیا سودائے مال و جاہ حیف
 حرص نے طعمہ کی شیروں کو کیا روباہ حیف

ہندوستان

<p>وہ مسلمانوں کی ہر رازی میں سبقت کیا ہوئی ہم مسلمانوں کے آہ لے ہند نہاں اسلام کو جی کسی کی عزت افزائی سے خوش ہوتا نہیں درج دولتِ علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں ناکار و مال و سلطنت اگر گئی جانی چیز تھی</p>	<p>وہ مجازی غیرت اور مکی حیت کیا ہوئی تھا لقبِ خیر الامم جب کا وہ امت کیا ہوئی دل گواہی جیہ تیا تھا وہ عزت کیا ہوئی حق نے پوری کی تھی جو ہم پر وہ نعمت کیا ہوئی جو ہمیشہ پہننے والی تھی وہ دولت کیا ہوئی</p>
---	--

<p>ابہ لے اسلام تیری بیرو حرکت کیا ہوئی جس گھر گھر ننگیا یوناں وہ حکمت کیا ہوئی وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ غمیت کیا ہوئی وہ ثبات اور پائداری اور وہ بہت کیا ہوئی وہ مسلمانوں کی بیعت اور وہ عورت کیا ہوئی</p>	<p>قریب تیرے علم و فضل سے معمور تھا جس مغرب کو کیا مشرق وہ سوچ کیا ہو کوہ و دریا جنکے بہتے تھے نہ ہرگز سد راہ کوئی مشکل بہکومیدیاں سے بٹھا سکتی تھی ہوگی لے ہندوستان آمد ہماری تجھ کو یاد</p>
---	---

وہ برد و دوش اور وہ سینے پہلوانی کیا ہوئے	وہ قد و بالا وہ چہرے ارغوانی کیا ہوئے
---	---------------------------------------

<h2>بند ہفتم</h2>	
-------------------	--

<p>کچھ ادائیں کہیں سب سے جدا پاتے تھے ہم سرمہ اکبر فرعون کے آگے نہ ڈراتے تھے ہم ہاتھ آگے میر و سلطان کے نہ پھیلاتے تھے ہم اپنی محنت سے اگر مان جویں کھاتے تھے ہم تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کھاتے تھے ہم چار سو راہیں معیشت کی کھلی پاتے تھے ہم پھر ملک کر دھاک خالی ہاتھ کھاتے تھے ہم اور ظرافت چرخ و دوران نہ گھبراتے تھے ہم جب کوئی بڑھتا تھا ہم نے نہ لگا جاتے تھے ہم سرد ہو جاتے تھے جب وقت گراتے تھے ہم</p>	<p>جب ناک ای ہندوستان تھی نہ کہلاتے تھے ہم اپنی خود کرتے تھے عزت گر نہ کرتا تھا کوئی عاجین مقلی تھیں جو اپنی رد کرتے تھے آپ تھے اسے نھا و سلطانی سے بہتر جانتے تھے نہ گرساں و دزدغن کی طرح ہم سردار غار تھی الوالعری و بہت اپنی مفتاح طفر جب کبھی جس کام کی خاطر دھڑھڑانے لگا گیا جی چراتے تھے نہ مکر و مات عالم سے کبھی استپازی کی طرح تھی قوم ہاڑی بھی غیور ہے حیثیت کو ہماری اک زمانہ جانتا</p>
---	---

<p>حال اپنا سخت عبرت ناک تو نے کر دیا آگ تھنے لے ہند ہم کو خاک تو نے کر دیا</p>
--

اس بند میں ہندوستان کی تہذیب و تمدن کی تعریف کی گئی ہے

سہیل
سہیل

<p>ساقہ دسترخوان پر گر سیجاں ہوتا تھا تنگدل مہاں گولی بیسراں ہوتا تھا عسرت اور غمی میں بھی ملے اپنا خزانہ تھا خیر سے گدھے سوا اکھا ناچار ہوتا تھا بکاو کچھ غریب میں فکر اکب وناں ہوتا تھا شہزادہاں کا برسوں گراں ہوتا تھا جو کہ ہمارے لیے ہر باں ہوتا تھا دشمنوں سے اپنے انگو خوں جاں ہوتا تھا فقر و قافہ انکا خلقت پر عیاں ہوتا تھا اتفاق ایسے لے لے ہندوستان ہوتا تھا</p>	<p>اے دل پہاڑاں ہوتا تھا کرتے تھے ہمارا چارہ ماہر ہوتا تھا کو پیچھے تھی نیل لاندہ سے نواں ہوتا تھا تھے بچوں کو بھوکا اپنے ہاں کے لئے مسافر کے لئے ایک ایک گھر ہوتا تھا ہماؤں کو تھے اپنے گھر کی برکت جانتے ہاتھ تھے ہم کہ ہے اس پر ذرا نام ہوتا تھا ہم پر اکائی دتہ میں ہم یوں تھے سپر پچھلے چپکے جانتیں کہ تھے سر ہائی کی دا پریشاں بھر لیں اپنا اور ہاں ہوتا تھا</p>
---	--

یوں نہ بھندوں سے کرتی تھیں کچھ چوڑیاں
تو نے اپنی سی سکھا دیں بھوتہاں دریاں

ہندو

<p>جس سے ہوتی تھی شکایت برما کرتے تھے ہم شکر کرتے تھے تو غیبت میں کرتے تھے ہم عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم ریخ و راحت میں شریک بن کر رہا کرتے تھے ہم انکی بیماری میں تضرع اور روتا کرتے تھے ہم</p>	<p>جس سے کرتے تھے مجھ سے ریا کرتے تھے ہم شکر ہوتا تھا تو اکثر منہ پہ کھد کرتے تھے ہم دوست بناتے تھے جسکے اس کرتے تھے ہمارا جسکے پہ جاتے تھے ساتھ ہمارا کرتے تھے ہمارا کرتے تھے ہمارے انکے اس طرح کرتے تھے ہمارا</p>
--	---

کام میں تیار رہو اپنے کام سب دیتے تھے چھوٹے	اس میں جی وڑا دروازہ پر تھانہ تھا کرتے تھے ہم
یار کوئی مر سکے اپنے سے کچھ چھڑ جاتا تھا جب	یار کی اولاد پر جائیں خدا کرتے تھے ہم
تھتے تھے اپنے بڑوں کا جن سے پیارا اور اتحاد	انکی نسلوں سے دی رہا ہر داکرتے تھے ہم
دشمنوں کی زد میں ہوتے تھے نہ انہما کو دوست	لوگ دیتے تھے ہمیں کچھ خدا کرتے تھے ہم
آج وہ کام اٹے اپنے محل ہم اٹے اٹے کام	یاد رہا ہم سلوک ایسا کیا کرتے تھے ہم

تو نے لے ہندو تھانہ لکھو دیں کہاں وہ یاریاں
یاریاں ہم ہیں رہیں باقی نہ وہ غمخواریاں

بند دوم

تیرے سایہ سے پہلے ہندو جنکے در ہم	اپنی بیکرنگی رہی ضرر سے اشل بین الامم
مل گیا جو ہم میں آکر پھر نہ تھے ہم پوچھتے	روم سے بیکرنگی رسن سے عرب سے پانچم
ملت بیٹھانے قوموں کی شادی تھی ہمیں	تھے ہلال و جعفر و سلماں برابر عشتہم
ایک رنگت میں اخوت کی تھی سب رنگے ہوئے	اسود و احمر تھے جو اسلام کے زیر علم
زندگی و خوارزمی و تاتاری و ازبکری	ایک شتر خوان پر کھاتے تھے سب ملکر ہم
لوہدا آپس میں لڑتے اور جھگڑتے تھے مگر	وقت جب پڑتا تھا اگر ایک دوسرے سے تھے ہم
فرق رکھتا تھا کہ دوسرے میں کچھ اسلام سنے	تھے برابر بقعہ و کسوت میں آقا اور خدام
حق خلیفہ کا نہ تھا اس میں عیب سے سوا	جمع بیت المال یہ ہوتی تھی جو اگر رقم
ذکر تیا تھا سدر بار بڑھ کر ایک غلام	گر کہیں یہ راہ اٹھ جاتا تھا حکم کا قدم
شوکت تیر کے سوا شوکت نہ تھی کوئی پسند	ملک جم لیکر نہ پاس آج تھا تھا اپنے اہل زہم

صحبتوں میں تکیہ دہندہ کا نہیں کچھ نہ تھا
مجلسوں میں اتیار صدر و پائیں کچھ نہ تھا

ہندیا زوہم

زد تھے پاس سخن میں قوم کے بڑا و سپر
نے چلے جب ہم زبان پھر تھی وہ پتھر کی لکیر
تھا سخن کا اپنے لیکر پاس سب کو ناگزیر
حق جنہیں کرتا تھا ہم میں ارش تاج و سریر
پاسبانوں میں نہیں پاتے ہم آج انکی نظیر
خاک میں اس سرزمین کی جس سے تھا اپنا خمیر
ہم کو نہر آنا نہ تھا دینا بنا کر جام ششیر
ہے گر جگر پھر رہتا جس طرح ابریطیر
غالب تھا ہم پر خوف سلطان و امیر
راستبازی ہوئی ہے ہند ہے گوشہ گیر

راستبازی میں ہماری لوگ تیر تھے نظیر
دوست دشمن کو ہمارے قول پر تھا اعتماد
تھے تھے بھی ہم میں بد اطوار بھی او باش بھی
کوئی بد عہدی سے بڑھ کر تھا نہ عیب انکے لئے
جیسے رہنما اور لٹیرے تھے ہمارے راستباز
دل میں کچھ ہوا درزاں پر کچھ خاصیت تھی
جنگا سستی تو ہم بلا تھی صلح تھی تو بے ریا
سنہ سے جو کہہ بیٹھے تھے کر دکھاتے تھے وہی
چھا لڑ میں ہم چلے تلواروں کی کھینچ تھی
پر نہایا جب کہنے ملجا و ماوے تھے

کر دئے تو نے تمام اسلام کے ارکان شست
ہو گئے بودے ہمارے عہد اور پیمان شست

ہندو وارہم

تھی ہماری قوم میں ارزانی اہل کمال
روم اور یونان پر جب چھا گیا جہاد ضلال
جیسے اس لکھے پڑھے ملتے ہیں ہم میں خال خال
تھی یہی اکثر ہماری مجلسوں میں قیل و قال
دین ہر جیسے دیا تھا آسے کا شاسا نکال

شرق سے تا غرب جب عالم میں تھا قبا الرجال
علم و حکمت نے ہماری آنکھ لی تھی پناہ
جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں گھانا یونہیں
ہر تنہا ہند لال یا تو حبیبہ یا تحقیق حق
شرک میں جھست رہی تھی اور نہ ہر اعراب

<p>علم بھی جانا تھا جاتے تھے جہاں ہم ساقدار تھے ہم دزر کم چھوڑ کر جاتے تھے ہم میراث میں خلق کرتی تھی ہماری ریں سم دراہ میں آج جس علم و ہنر سے ہر چاہاں بزم دہر تھی ہماری دولت اسے ہندوستان فضل و ہنر</p>	<p>علم نے اسلام سے باز تھا تھا پیمان وصال تھی کتاب اپنی بضاعت اور ادب اپنا مال کر دیا تھا علم نے سب کے لئے ہم کو مثال ہم نے بنیاد اُسکی دی تھی بیشتر دنیا میں آگیا تیری بدولت اپنی دولت کو زوال</p>
<p>ہم کو ہر جوہر سے یوں بالکل مُتّرا کر دیا تو نے لئے آب و ہوا سے ہند یہ کیا کر دیا</p>	
<p>ہم نے یہ مانا کہ جب گیش میں ہو فصل خزاں ہو خلف پیرا جب چھایا ہوا ادبار کا ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی بزم کو بزم ہوئے وقت نہیں گزری بہت کہہ رہے ہیں نقشِ پائے دیرواں طے خاکِ ہند گواہیں ہیں رفتہ رفتہ یادِ ایاں سلف بھول جائیں گے کہ تھے کُن الیوں کے ہم عشر پر زمانہ مین ہیں گئے تاقیامت یادگار باجر اہوگا ہمارا عبرت اور درس کے لئے رہا ہے جس طرح رہا ہے سیاہِ اُدھر دور</p>	<p>سبے محل ہو چھڑنی وہاں عہدِ گل کی اشیاں پھر سلف کی شان شوکت کیچے کشتن سے بیاں بھول جائے رات کا سب جمع ہوتے ہی سماں اٹھ رہا ہے گل سے شمع بزم کے انباکھو بھلا گزرا ہے ابھی اک با بھول کارواں دل سے چھوڑی گئی شاگردِ مشق در زماں ٹوٹ کر رہ گئے کہاں سنہ اور یکے اگر کہاں جو کہے بڑا تو دل سے بھیسے رہے ہندوستان پسیت جا چکے ہیں بہت سے تیرا ہی دستان حکمران تیرے یہاں نہیں تھے بس یہی گہرا</p>
<p>برگاہیں بھیاں چھوڑ کر ہم اپنی جگہ جہانتا ہم ہندو نہیں ہیں تیرے ہندوستان</p>	<p>ہم نے اپنی جگہ جہانتا ہم ہندو نہیں ہیں تیرے ہندوستان</p>

عرض حال

بجواب سہروردی کائنات علیہ السلام صلوات اکل التحيات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقت پتیری آکے عجب قیمت پڑا ہے
پر دیں ہیں وہ آج غریب لغزبا ہے
خود آج وہ وہاں سرسٹا فٹ را ہے
اب اسکی تالاس میں نہ بتی نہ دیا ہے
اب اسکا انگہ بان اگر ہے تو خدا ہے
اُس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے
اُس دین میں خود بھائی کو ابھائی خدا ہے
اب جنگ جہاد چار طرف اسیں بہا ہے
اُس دین میں اب بقیہ باقی نہ غنا ہے
وہ عرصہ تیغ جہاد و شمشیر ہے
اب تھوڑا اُس دین پہ ہر ہر نہ دراستہ
دین راول ہیں پڑا ہے باقی نہ صفا ہے
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس گدا ہے
یہ مجالس میاں ہے وہ نیم شرفا ہے
پیارو نہیں مجرب رہتا یہ راول میں فاہر
اگر دین ہے باقی سو وہ بے برگ و فاہر
یہ دولت و علم اُس تیرے رونق نہ بہا ہے

۱۰ فاضل خاصانِ رسل وقت دعا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی سینر و کسے
وہ دین - ہولی نیم جہاں جس سے چراغاں
جو دین کہ تھا شرک سے عالم کانگہاں
جو تھے اقوام کے آیا تھا مشا نے
جس دین تھے خیر و کمال کے ملائے
جو دین کہ ہر دینی نوع بشر تھا
جس دین کا تھا فقر بھی کسیر غنا بھی
جو دین کہ گروں میں پلا تھا حکما کے
جس دین کی تربیت سے مسلمان دیا تھے
یہ دین تیرا اب بھی وہی جہت صافی
عالم سے سو میل پہ چاہل ہی سو دشمنی
یہاں آگے دین بات تلو وہاں نہاں دشمنی
یہ نور ہیں اہل راستہ شفقہ بڑوں میں
دولت ہے غریب نہ غنی ملت نہ ہنر ہے
یہ دین کی دولت ہے بہا علم سے رونق

شاہد ہے کروین نو علم کا ہے زیور
جس قوم میں اورین ہیں ہو علم نہ دولت
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی پڑائی
درست کہیں یہ نام بھی مدت چلے نہ آخر
جس قصہ کا تھا سر فلک گنبد اقبال
بیڑا تھا نہ جو باد مخالف سے خبردار
وہ روشنی بام و در کشور اسلام
روشن نظر آتا نہیں جہاں کوئی چراغ آج
عشر نگہ سے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
چاؤش تھے لاکھ تاج جن رنگزروں میں
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر فلک تھی
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی
کھوج انکے کمالات کا لگتا ہو اب اتنا
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں نئی
تھی اس تو تھا خوف بھی ہمراہ رہا کے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی افتخار کی قوت
دیکھتے ہیں یہ اپنی ہی غفلت کی بدست
کی زیب بدن رہتے ہے پوشاک کنس کی
درکار سے جہاں مگر کہیں جو شرف تھا
دریائے شربت شوب ہو اک اہ میں جاں
ملتی نہیں اب بوند بھی پانی کی جہاں
یہاں نہ کہیں ہو سودے کو درم کیے پیرا نہ
فریاد ہو کہشتی اہل کے کچھ بار
اب نہیں رہتے یابی انستہ و احمی

زیور ہے اگر علم تو مال اسکی جلا ہے
اس قوم کی اورین کی پانی پہ بنا ہے
پر نام تری قوم کا جہاں اب بھی بڑا ہے
درست ہے اسے دور زمان میں رہا ہے
ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے
جو چلتی ہے اب جلتی خلاف اسکے ہوا ہے
یاد آج ملک جسکی زمانے کو دنیا
کھٹے کو ہے اب اگر کوئی کھینچے نہ بچا
اس قوم کا ایک لایا گیا گھبراہٹ غرا
دنرات ابدان میں فقیروں کی بدست
وہ یاد میں اسلاف کی اب رونق داتا ہے
اب علم کا دھماکا نام نہ حکمت کا پتا ہے
گم دشت میں اک قافلہ یہ طبع اور ہے
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
اب خوف کا مدت سے دلوں میں رہا ہے
شکوہ یہ زمانہ کا نہ قسمت کا گلا ہے
سچ ہے کہ ہرے کام کا انجام پیرا ہے
اور برص میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے
اور دوش پہ یاروں کی وہی کہ نہ رہا ہے
اور بیٹھ کے کھوڑا ڈیرہ جہاں قید اس ہے
وہاں قافلہ سب لہر رہتے تہمت اور ہے
اور سکے والے ہر پیرا ہے نہ پیرا ہے
پیرا یہ تباہی نہ نہ رہتے پیرا ہے
دنیا پہ تیرا قافلہ اسدا عالم ہے

جس قوم نے گھر اور وطن بچہ سے چھڑایا
 جس دمہ گردنوں کو ترسے بن سے کہ پہنچا
 کی تو نے خطا عفو سے ان کینہ کشوں کی
 سو بار تیرا دیکھ کے عفو اور ترجم
 جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری
 بترتا و ترسے جبکہ یہ اعجاز سے ہیں اپنے
 کحق سے دعا امت پر حوم کے حق میں
 امت میں تری نیک بھی ہیں سب لیکن
 ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے
 ہر چہ پیش دہر مخالف میں ترا نام
 جو خاک ترسے در پہی جاوے اڑتی
 جو شہر سو تیری ولادت سے مشرق
 میں ملک نے پائی تری جوت سے سعادت
 کل دیکھنے پیش آئے غلاموں کو ترسے کیا
 ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر میں تمہارے
 گرد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ بھپہ زیادہ
 تیرے سر پہنچانے کی سہارے نہیں کوئی
 خود چاہ کے طالب پیش عزت ہیں خواہاں
 گردین کو جو کہوں نہیں ذلت سے ہماری
 عزت کی بہت دیکھ لیں دنیا میں بہا ہیں
 اس حال میں گستاخ نہ بڑدہ خدا اور یہاں
 سے یہ کہی کہ تیرے گھر کے پہنچے گورن غلام

جب تو نے کیا نیک سلوک اتنے کیا ہے
 کی ان کے لئے تو نے بھلائی کی دعا ہے
 کھانے میں خجھوں کہ تجھے نہ ہر دیا ہے
 ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
 منقول انہیں سے تری پھر مرنے و فنا ہے
 اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
 خطروں میں بہت جگہاں کے گھر کا
 دلدادہ تر ایک سے ایک نہیں سوا ہے
 وہ تیری محبت تری عزت کی ولا ہے
 ہتھیار جو انوں کا ہی پوں کا عصا ہے
 وہ خاک ہمارے لئے دار و سے شفا ہے
 ان کے ہی قبیلہ تری امت کا کار ہے
 کہہ سے کشش اسکی ہر اکل میں سوا ہے
 اتنے ترسے نام پہ ایک ایک فرما ہے
 نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بر ہے
 اخبار میں اطلاع لی ہے سنا ہے
 ہاں ایک نے عاتری کہ مقبول خدا ہے
 پر فکر ترسے دین کی عزت کا سدا ہے
 امت تری ہر حال میں اضی برضا ہے
 اب بیک لیں یہ بھی کہ جو ذلت میں فرما ہے
 باتوں سے بہت تری اصناف گلا ہے
 یہاں چند شریعہ خارج از انہماک خطا ہے

کا نام

[illegible]

ویوان عالی

ہندوستان کے لکشاشر اصولوں اور اصولوں کے مطابق
 حال کا یہ نظریہ دیوانہ جوں کے مقدس ہے یہ شاعری کی
 اہمیت اور حقیقت پر دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا
 ہے کہ یہ لکشاشر اصولوں کے اندازہ کا کمال ہے۔ یہ شاعری
 کی ایک نئی قسم ہے۔ یہ اردو میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔
 (۱۹۴۰ء) صفحہ نہایت اعلیٰ چھپائی۔ عمدہ کچھائی۔
 کاغذ بہت عمدہ۔

۱۰۸

یعنی مرزا کا لقب مرحوم کی سوانح (مخبر) اور ان کی تعلیم و تہذیب
تفصیل و مشرق پر مبنی ہو۔ مصنف نے دلائل کافی دیے ہیں کہ مرزا کا
ضخامت و تقریر کا اسلوب عجمی و ہندی ہے۔ لہذا مرزا کا لقب
مرحوم کی ایک عبارت ہے۔ لہذا مرزا کا لقب مرزا کا لقب مرزا کا لقب
قیمت صرف مرزا کا لقب مرزا کا لقب مرزا کا لقب مرزا کا لقب مرزا کا لقب

ہی محمد رسول خاں برطانیہ ناولی۔ اس کتاب میں
 پرورش کرنے کے وہ طریقے بیان کئے گئے ہیں
 جو بچوں کے لوگ ہزار ہا روپے گماستے ہیں
 (پس اندر سے دینی سمیت) کاڑھتے ہیں۔
 جو بچوں پرورش کے پس اور (بچوں پرورش) کے
 پس (بچوں) اس میں سے بعض زیادہ فیس اور اس
 اور اس قدر نفع کا گمان ہے حاصل ہیں اس کے لئے
 مل کر نہیں جالانگر عورت کہاں لانا اور کہاں
 سے سہاگہ سے شروع ہو سکتا ہے اور اس کا کام
 اس فن کی پوری واقفیت کے ساتھ کیا جاسکے
 اور اس پر سہاگہ کا نفع ہو سکتا ہے (انگریزی زبان
 جس میں اس کا پس بھی ملتی ہیں) اگر گروہ میں صرف
 ہے جبکہ مختلف ہے (انگریزی اور ترکی زبان
 اور دیگر کتابیں) ہے اور اپنے ذاتی تجربے سے بھی
 اس میں دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ اس میں مرغیوں کی
 کے خواص اور فوائد کی سمجھیں۔ انکی پرورش
 کے قاعدے۔ ان کی غذائیں۔ انکی بیماریوں
 و دوا کر کے۔ انکی نسل لینے اور نسل کی حفاظت
 کے بھی کام آتے اور ان میں ہزار ہا روپے خرچ کر کے
 پرورش سے چھوڑ دیا کہنے۔ ان کو تجارت کے لئے
 عیسوی کو ہودی جانوروں سے بنائے۔ انکو
 ان بنیاد کر کے۔ انڈوں کی نسبت زیادہ آسانی
 بنانا میں پرورش کی گئی ہے۔ اس میں
 ماس ہیں ان آکاس کا بھی ذکر ہے جو انڈوں
 اپنے نکلوانے کے لئے زمانہ حال میں ایجاد
 صفائی کی وضع کے لئے سمیت ہی تصویریں
 ہیں کسی چیز سمیت صرف ۸

کتابت جاوید

محمد خاں مرحوم بابائی مدرسۃ العلوم علیکدہ
صحنہ نقاشاۃ الطاف حسین خاں
سے جبکہ ایک مدت سے تمام ہندوستان
اور نیکے عالم ہندو کی نظر تھی۔
نویسنہ نے اس خاص کتاب سے فاضل
کتاب گو دو حصوں میں لکھا ہے۔
ابنہ مرحوم کی زندگی کے تمام واقعات اور

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

32

33

34

35

36

37

38

39

40

41

42

43

44

45

46

47

48

49

50

51

52

53

54

55

56

CAIL No. { ۸۱۱۶/۴۱ } ACC. No. ۳۲۶/۴۱

AUTHOR مفتی محمد شفیع

TITLE ۸۱۱۶/۴۱

۶۱۳/۴۲

۳۲۶/۴۱

کتابہ مفتی محمد شفیع

شکوہ ایضاً

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

